

ہر انگریزی ماہ کی یکم پر  
تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

مجلس مرکز حزب انصا بھیرہ و ادارہ عالیہ محمد کراچی

چند سالانہ دورے  
غزیا سے ڈیڑھ روپیہ

41

# شمس الاسلام

مجلس انصا بھیرہ  
کراچی

۱۹۶۰



منیرا

بھیرہ پنجاب ۱۴ ذوالحجہ ۱۳۷۹ مطابق یکم جنوری ۱۹۶۰

جلد ۱۲

## پندرہ روزہ کی بجائے ماہنامہ خریداران شمس الاسلام کو ضروری اطلاع

جریدہ "شمس الاسلام" شروع سے ہی ماہوار شائع ہوتا تھا۔ البتہ چند ماہ سے آزمائشی طور پر اسے پندرہ روزہ دیا گیا تھا، لیکن جنگ یورپ کی وجہ سے کاغذ کی غیر معمولی اور ناقابل برداشت گرانے نے جہاں تک کے پڑے وہی اثر اور نقصان بردار اخبارات کا ناک میں م کر رکھا ہے، وہاں اس گرانے اور کساد بازاری کا "شمس الاسلام" ایسے خشک مذہبی جریدہ پر بھی گہرا اثر پڑا۔ پندرہ روزہ ہونے کی صورت میں اخراجات ناقابل برداشت ہو گئے ہیں، جن پر بندہ ہر ماہ ہونے کی کوئی صورت اسکے سوا نظر نہ آتی کہ اسے حالات تبدیل ہونے تک حسب سابق ماہوار شائع کیا جائے۔ اس نے خریدار حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ "شمس الاسلام" آئندہ موجودہ ضخامت و گنی ضخامت یعنی کم از کم چالیس صفحات پر ماہوار شائع ہوا کریگا۔ اس بنا پر آپ ۱۴ جنوری کے پرچہ کا انتظار فرمائیں۔ یکم فروری ۱۹۶۰ کو "شمس الاسلام" موجودہ سائز کے ۴۴ صفحات پر پڑی آب و تاب کے ساتھ شائع ہوگا (انشاء اللہ المستعان)۔ "شمس الاسلام" بھیرہ

مصرح نشانیہ نمبر ۲۰ پر ملاحظہ فرمائیے۔



# فلسفہ شربانی

”بیچ اللہ کی جب یاد آجاتی ہے قربانی  
رضائے حق کی خاطر سر کو زیر تیغ کر دینا!  
بقائے دائمی کا لطف ہوتا ہے اُسے حاصل  
براہمی عمل نے زندگی کو زندگی بخشی  
پس کو دیکھتی آنکھوں لٹنا ذبح کرنے کو  
خدا دے کہ مصائب بس انہی کو آزماتا ہے  
کلام اللہ کا ہر حرف نور درس عبرت ہے

مرے دل میں چمک جاتا ہے نور مہربانی  
یہ جذبہ فی الحقیقت ہے بعید از حد امکانی  
ضروری جس نے سمجھا، اتساع حکم ربانی  
ہوئے جس سے ہو پیا زلیت کے اسرار پنهانی  
یہ ایثار پد پڑ ہے ہر تر از احساس انسانی  
کراتا ہے وہ جن سے دین قیم کی نگہبانی  
سبق آموز ہیں تیرے لئے آیات شربانی!  
(انور صابری)

## قربانی کے چمڑے کا صحیح مَصْرُف

دینی مدرسوں اور مذہبی اداروں کے وجود و بقا کی جس قدر ضرورت ہے۔ جتناس مسلمانوں سے پوشیدہ نہیں۔ اسلام کا تحفظ اس  
عالم اسباب میں انہیں اداروں سے وابستہ ہے۔ آج اس ظلمت کدہ ہند میں کلمہ اسلام کی تعلیم و تبلیغ دینی درسگاہوں ہی کے  
ذریعہ ہو رہی ہے، لیکن افسوس صد افسوس کہ اکثر اہل اسلام رُشد و ہدایت اور دین و تدین کے ان مرکزوں سے آنکھیں  
بند کئے بیٹھے ہیں۔ ان کی تمام تر توجہات دنیوی و غیر اسلامی علوم کی تعلیم و تعلّم اور نشر و اشاعت ہی میں مرکوز ہو کر رہ گئیں۔  
دینی مدارس کی امداد و اعانت مختلف طریقوں سے ہو سکتی ہے، زکوٰۃ و صدقات اور قربانی کے چمڑے سے غریب طلباء  
کی امداد ”ایک پنچھ دو کاج“ کا مترادف ہے۔ علوم دینیہ کے طلبہ سے زیادہ اُخْصِرُ دَافِی سَبِیلِ اللہ کا مصداق اور کو  
ہو سکتا ہے، اسلئے اُن تمام ارباب خیر حضرات سے جو اللہ تعالیٰ سے توفیق پاکر عیدِ اضحیٰ پر قربانی کرتے ہیں، درخواست کی جاتی  
ہے کہ وہ دامن العلوم غزنیہ بھلا کر کو یاد رکھیں اور قربانی کے چمڑے یا ان کی قیمت ”مہتمم صاحب دارالعلوم غزنیہ۔  
جامع مسجد حیدرہ ضلع شاہ پور پنجاب“ کے پتہ پر ارسال فرما کر اجیر جنرل اور ثوابِ عظیم کے حق بنیں۔  
دارالعلوم مذکور سالہا سال سے علوم دینیہ و علوم عربیہ کی بیش بہا خدمات انجام دے رہا ہے۔ مختلف بلا و مصائب کے  
علیاء اس دارالعلوم سے فیضیاء خارج ہو کر دین برحق کی خدمت میں حاضر ہو رہے ہیں۔ اسلئے توقع ہے کہ اہل ہم دار بابر خیر حضرات دارالعلوم

## شدت مرا

## اسلامی تہذیب کے ”محافظین“ کی شرمناک ”تہذیب“

(انصر مرقب)

اسلام کی تہذیب و روایات کے ”محافظ“ بنے پھرتے ہیں۔ جن کی زبان اور جن کے قلم کا سارا زور یہ ثابت کرنے میں صرف ہو رہا ہے کہ گاندھی، نہرو، مہلر، موسیو لینی، اسٹالن اور فلاں فلاں اشخاص مسلمانوں کی تہذیب، مسلمانوں کے کلچر، اور مسلمانوں کی روایات خصوصاً کولیا میٹ کرنا چاہتے ہیں۔ جو مسلمانوں کے مذہبی اور اخلاقی اصول اور اخلاقی قیول و قسفل کے سب سے بڑے مرنیہ خوان ہیں۔ جب آپ ان کے کارنامے ملاحظہ فرمائیں گے تو آپ کو ماننا پڑے گا کہ ان کے ہوتے ہوئے نہ گاندھی و نہرو کی ضرورت باقی رہتی ہے، نہ مہلر و اسٹالن کی، نہ کسی اور دشمن اسلام کی۔ اسلامی تہذیب و روایات کولیا میٹ کر لے گا پارٹ ادا کرنے کے لئے ہمارے ”محافظین اسلام“ کا وجود ہی کافی ہے، بلکہ کافی سے زیادہ ہے۔

اس سلسلہ میں زیادہ مثالیں پیش کرنے کی نہ گنجائش ہے نہ ضرورت۔ صرف ایک تازہ مثال پنجاب کے ایک مشہور و مقتدر اور پُرانے ”اسلامی“ گروہوں سے ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔ جس کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ مغرب کے خلیج تہذیب کا شکار ہونے سے ”محافظین اسلام“ بھی محفوظ نہ رہ سکے۔ تاہم گراں چوہ؟ مذکورہ مذکور نے اپنے ایک یقیناً شامی معاشرہ کو خواب دیتے ہوئے اُسے سفلہ، فرومایہ، بھانڈا، بھانڈا زادہ وغیرہ قرار دینے کے علاوہ حسب ذیل سلور سپر و قلم کیس :-

مغربی ”تہذیب“ نے صرف عقائد اور مذہب ہی پر اثر نہیں ڈالا، بلکہ اس نے عام انسانی اخلاق کو بھی تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ ”ادب“ اور ”آرٹ“ کے نام سے مخرب اخلاق لٹریچر اور فحش ترین اور عریاں تصاویر کی نشر و اشاعت لازماً ”تہذیب“ قرار پا چکی ہے جن بدکار اور بد معاش عورتوں کا شریقیوں کی محفلوں میں گزر بھی نہ ہو سکتا تھا۔ اب ڈبی بد معاش عورتیں ”ریکٹرس“ کے نام سے ”شرقا“ کی سوسائٹی میں ”پردہ خان“ بنی بیٹھی ہیں۔ ان کے صرکے ناچنے کو ”فن لطیف“ سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ حکومت کے وزراء، اخباروں کے ایڈیٹر، قوم کے منجرا لیدر، کابجوں اور یونیورسٹیوں کے پروفیسر اور پرنسپل راجے اور مہاراجے، غرض تمام ”اکابر و مجرمین“ ان تہذیب مذہب کے حاشیہ برداروں میں نہیں، سرسبز سبزیوں میں داخل ہوئے گا۔ شرف حاصل کر چکے ہیں۔ مغربی تہذیب ”کی انقلابی“ تصویروں کا یہ حرف ایک رُخ ہے۔ ورنہ انسانی زندگی کا وہ کونسا شعبہ ہے جو مغرب کے ”انقلابی“ اثرات کی زد سے محفوظ رہ سکا ہو۔

یہ حقیر ان لوگوں کا ذکر ہے، جو اپنے فسق و فجور کو صرف ”ادب“، ”آرٹ“ اور ”فن لطیف“ کے پردے میں چھپاتے بیٹھے ہیں اور اسلامی کلچر، اسلامی تہذیب، اور اسلامی روایات کی حفاظت کے بلند بانگ دعوای زبان پر نہیں لاتے۔ لیکن ان لوگوں کو دیکھئے۔ جو مسلمانوں کے کلچر اور

”... کی تازہ ترین اشاعت میں ....  
 (ہمارے اخبار) کو گدھا بتایا گیا ہے اور اسی  
 پر بس نہیں کی گئی، بلکہ ہمیں اوجھا اور لنگھا  
 بھی کہا گیا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ جب ہم لوگ  
 بقولِ مکران ... .. لنگھے اور گدھے ہیں  
 تو اب انہیں چاہیے کہ ان گدھوں کا دیکھیں  
 اور قبول کریں۔ اگر ایک ہی ضرب میں چودہ  
 کیا اٹھائیں طبق روشن نہ ہو جائیں تو ہمارا  
 ذمہ (روزنامہ مذکور مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۷۷ء)

ہمیں یہ شرمناک الفاظ نقل کرتے ہوئے بھی گھن آتی  
 ہے۔ لیکن بھوائے ”نقلِ کفر کفر نہا شد“ صرف یہ دکھانے  
 کے لئے بادلِ ناخواستہ نقل کئے گئے ہیں کہ مغربی تہذیب  
 نے پڑھے لکھے آدمیوں کو بھی اس اسٹیج پر کھڑا کر دیا ہے  
 جہاں کبھی صرف آبرو باختہ اور بازاری آدمی نظر آیا  
 کرتے تھے بستہ بالائے ستم یہ کہ اب اسی قماش کے  
 لوگ مسلمانوں کے سروں پر بلائے بے درمان کی طرح  
 مسلط ہو رہے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ ۚ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

## ”ملا“ اور ”مسٹر“

ناظرین شمس الاسلام ”مولانا امین صاحب  
 افغانی کے اہم گرامی سے بخوبی واقف ہیں  
 آپ نے ایک مکتوب گرامی ”مرتب“ کے نام  
 ارسال فرمایا ہے، جسے بہرہ ”شدات“ میں  
 جگہ دی جا رہی ہے۔ مولانا نے ”شمس الاسلام“  
 کی مستقل قلمی معاونت کا وعدہ فرمایا ہے۔  
 جس کے لئے ہم مولانا کے شکرگزار ہیں۔ آئندہ  
 اشاعت میں ”حدیث کی شرعی حیثیت“ کے  
 زیر عنوان مولانا کا ایک بصیرت افروز مقالہ  
 درج ہوگا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) آپ کا مکتوب  
 گرامی درج ذیل ہے:- (مرتب)

زہرا گلنے والوں کی سرسری سی خبر لی ہے۔ اس میں شک نہیں  
 کہ آج کل یہ وبا کچھ ایسی عام ہو گئی ہے کہ تقریباً ہر وہ  
 شخص جو چند دنوں کے لئے کالج کی ہوا کھا آتا ہے اور قیمتی  
 سے (یا ان کے نزدیک سو اتفاق سے) ملازمت سے  
 محروم رہ جاتا ہے۔ تو اس کی زبان اور اس کا قلم علمائے  
 کرام کی مخالفت میں اپنے دوسرے بھائیوں سے بڑھ چڑھ  
 کر حصہ لیتا ہے۔ بیچارے یہ نہ کریں تو اور کیا کریں۔ علوم  
 کی دولت سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔ و فزوں میں چھپے چھپے  
 فارمولوں اور رجسٹروں کی خانہ چوری کرنے کے لئے کلرکی کی  
 اسامی ملتی نہیں۔ پھر اگر علماء کی مخالفت نہ کریں تو اپنے  
 محلہ کے اوباشوں اور دوسرے ناخواندہ لوگوں پر اپنی  
 قابلیت اور ہمہ دلی کا سکہ کس طرح بٹھائیں؟ زندہ  
 انسان بے کار نہیں بیٹھ سکتا۔ اور اپنی خواہش سے  
 صرف وہی کام کرتا ہے جو آسان اور دلچسپ ہو۔

مکرمی جناب مولانا صاحب! السلام علیکم  
 ورحمۃ اللہ

۱۶ دسمبر کے ”شمس الاسلام“ میں آپ کا مضمون پڑھا  
 جس میں آپ نے علمائے کرام، یعنی مجاہدین اسلام کے خلاف

مولانا! غالباً آپ نے اس امر پر غور نہیں کیا ہے کہ  
 یہ بے روزگار پڑھے لکھے لوگ علمائے کرام کی مخالفت  
 میں اتنے سرگرم کیوں ہوتے ہیں؟ بات دراصل یہ ہے کہ

اب آپ جیسے "دقیانوی" مولوی صاحبان تو یہ سمجھتے ہیں کہ "مسٹر فلان" مولویوں یا "مولوی ازم" کا مخالف ہے۔ حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہوتی ہے۔ اس کو علماء کی زندگی پر رشک ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ہر جائز و ناجائز حربہ ان کے خلاف استعمال کر کے آخر کار خود "مولانا" بن جاتا ہے۔

مولانا! آپ خود سوچئے کہ جو لوگ دین کے بنیادی عقائد اور ابتدائی مسائل سے بے خبر ہونے کے باوجود، دوسروں کے منہ سے اپنے متعلق "مولانا" کا لفظ سننے کے خواہشمند رہتے ہیں۔ وہ کہاں تک "مولوی ازم" کے مخالف ہو سکتے ہیں؟ ان کو تو صرف آپ کی "تنگ نظری" کی شکایت ہے اور اسی لئے وہ آپ کے خلاف زہر اٹھاتے ہیں۔ اگر آپ "تنگ نظری" چھوڑ کر "اسلامک نالریشن" کا ثبوت دینے لگیں اور ان کے ساتھ وہی سلوک کریں۔ جو ارباب "عصر آسپس" میں کیا کرتے ہیں۔ تو ان "علامہ گان" کو آپ سے قطعاً کوئی شکایت نہیں ہوگی۔

مولانا! آپ ہی کہیئے۔ کہ آج تک کسی دیوبندی کسی بریلوی، کسی فرنگی محلی یا کسی ندوی فاضل نے اپنے متعلق ان حضرات کے مخصوص القاب سننے کی خواہش ظاہر کی ہے؟ یا کیا آپ دکھا سکتے ہیں کہ کسی اخبار یا رسالہ میں ان کے نام کے ساتھ کم از کم "مسٹر" ہی چھپا ہو؟ اگر نہیں تو پھر دوسری طرف دیکھ لیجئے۔ آپ کو ان میں سے اکثر و بیشتر حضرات کے نام کے ساتھ وہ لفظ لکھے ہوئے مل جائیں گے۔ جو اب سے کچھ دنوں پیشتر صرف علماء و دین کا طفرائے امتیاز تھے۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ ان "مولانا صاحبان" کو سورۃ فاتحہ بھی اچھی طرح یاد نہ ہو۔ کیا مولانا کہلانے کے لئے سورۃ فاتحہ کو یاد کرتا ضروری ہے۔ کہاں لکھا ہے؟ کس سورت میں کونسی آیت میں لکھا ہے؟ حوالہ صرف قرآن

ان کے دل و دماغ پر "کمپینیشن" کا جھوٹ سوار ہوتا ہے۔ آئی، اسی، آئیں، تو وہ بننے سے رہے، کیونکہ اس کے لئے قابلیت اور محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ذراعت کے لئے زمین چاہیئے اور اتنی کافی چاہیئے کہ گھر بیٹھے اتنی آمدنی ہو۔ جو ملک، سنیما، ڈراما اور سچوں قسم کے ادراخا جاتا کے لئے کافی ہو۔ ذراعت کا قصود ان کے دماغ کی "انسٹ" ہے۔ صنعت و حرفت کے لئے ہنر چاہیئے۔ جو ان میں مفقود۔ اور ویسے بھی تھکا دیتے والا کام پسینہ لاتا ہے جس کے زہریلے جراثیم اگر صحت کو نہیں تو غمازہ سے پیدا کی ہوئی خوبصورتی کو ضرور تباہ کر دیتے ہیں۔ تجارت کے لئے سرمایہ، فروتنی اور حوصلہ چاہیئے۔ جو ان کے پاس نہیں ہے اس لئے ان کو لے دے کر سو جھتی ہے تولیدی کی اور ظاہر ہے کہ لیڈری کا دم چھلکا کسی شریف آدمی کی پیروی اچھا بغیر آسانی سے ہاتھ نہیں آتا۔ اس لئے یہ لوگ اپنی "پرنکیش" اپنے محلہ کی مسجد کے امام پر شروع کرتے ہیں جو مسلمانوں کی غفلت اور بے پرواہی کی وجہ سے محلہ بھر میں سب سے زیادہ کمزور آدمی ہوتا ہے۔ اور اس کے خلاف جھوٹ بوش کی گھڑی ہوئی شکایت فوراً ایک واضح حقیقت بن جایا کرتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چند دنوں میں مولوی صاحب بدنام ہو کر خود تہ حضرت "مولوی صاحب" کہلاتے لگجاتے ہیں۔ پھر شہر میں جہاں کوئی جلسہ ہوتا ہے۔ مولانا فلاں بی اے، ایف اے، ایف اے بے بلانے جاتے ہیں۔ اور لوگ ان کی دھڑلتے کی، اگر غیر ذمہ دارانہ تقریروں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اب اگر ان کی محبت جواب نہ دے جائے۔ یا زیادہ صحیح الفاظ میں یوں کہیئے۔ کہ اگر وہ قلیل آمدنی پر اکتفا نہ کر سکیں۔ تو پھر عام طور پر علماء کی بدگوئی شروع کرتے ہیں اور اس دریدہ دہنی کے صلہ میں چند سالوں کے اندر اند "علامہ" بن جاتے ہیں اور شارٹ کٹ، کر کے ویک آئی، اسی، آئیں کے برابر حیثیت بنا لیتے ہیں۔

دوسرے درجے کے علما مکے ہارے میں ہے تو ہر مسجد دار  
انسان کو بلا تکلف ان کی عقل کا مرثیہ پڑھ دینا چاہیے کیونکہ  
یہ بات کسی طرح سمجھ میں نہیں آسکتی کہ ان لوگوں نے اپنی عربی  
معلوم دین کے پڑھنے اور پڑھانے میں صرف کی ہوں۔ وہ تو  
دین کو ہاقاعدہ طور سے سمجھنے سے بے بہرہ رہ جاتیں۔ اور  
جن لوگوں نے عمر بھر میں مسجد یا مدرسہ کی شکل کبھی نہ دیکھی جو  
وہ صحیح معنوں میں علوم انبیاء کے دارث اور رسول عربی صلی اللہ  
علیہ وسلم کے جانشین بن جاتیں۔

ہاں اگر ان کی یہ رائے اپنے خلیہ کی مسجد کے کسی ناخواندہ  
امام کے متعلق ہو۔ تو اس میں علما کا کیا قصور ہے؟ یہ تو  
خود ان کی بات کے بزرگوں کی "ذرا نوازی" ہے جنہوں نے  
ایک جاہل کو اس جلیل القدر منصب پر سرفراز کیا  
خود کردہ را غلا ہے نیست!

(۲) ان کا دوسرا اعتراض یہ ہوتا ہے کہ علماء پر جمود طاری  
ہو چکا ہے۔ اور وہ وطن کی جنگ آزادی میں حصہ نہیں لیتے  
اس لئے ان کی جگہ کسی اچھی کارکن برائست کو دراصل ان کو  
مل جانی چاہیے۔

میں ان سے اور ہر مسجد دار آدمی سے پوچھتا ہوں کہ ہندوستانی  
مسلمانوں کی وہ کونسی جماعت ہے جو ۱۸۵۷ء سے پیشتر سے  
اتہک ایک ہی سیاسی نظریہ پر آڑی ہوئی ہے۔ اور اس نے  
ذاتی مفاد کی خاطر گزشتہ کی طرح کبھی رنگ نہیں بدلے؟ اور  
مسلمانوں کی وہ کونسی جماعت ہے جس نے آزادی وطن کی  
خاطر صدر الصدور کے عہد سے لیکر افادہ (وکالت) اور قضا  
(محشری) تک کے عہدوں کو ٹھکرا دیا ہے اور ملک و ملت کی  
خاطر اپنی جان اور اپنے مال کی قربانیاں دے کر دشمنوں کی زبان  
سے مذہبی دیوانوں "کالقب حاصل کیا ہے جو اور تھوڑے دن تک  
پہنچنے کے لئے ایسی بے تابی ظاہر کی ہے جیسے یہ لوگ کلب جانا

شریف کا دیکھئے۔ اور وہ بھی اشارۃ النص یا اقتضاء النص  
نہیں۔ بلکہ نص صریح پیش کیجئے۔ کیونکہ باقی سب کچھ آپ  
کی اپنی من گھڑت ہے (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) قرآن تو  
خود "عَزَّوَجَلَّ" عَزَّوَجَلَّ عَزَّوَجَلَّ ہے اور ہمارے بھائیوں  
نے اس کی تفسیر بار بار دیکھی ہے۔ ان میں وہ سب باتیں ان  
کو نہیں ملی ہیں۔ جو آپ مسلمانوں کو بتایا کرتے ہیں۔ شاید  
آپ کے پاس قرآن کی وہ ساری "غلط" تفسیریں رکھی ہوئی ہیں  
جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آپ تک  
ائمہ مفسرین، محدثین، فقہاء، مؤرخین اور دوسرے لوگ  
لکھتے چلے آئے ہیں حالانکہ قرآن کی "صحیح" تفسیر وہی اور  
صرف وہی ہے جو خود انہوں نے زیور طبع سے آراستہ کرنے کے  
باوجود نہایت احتیاط سے اپنے پاس رکھ چھوڑی ہے۔

مولانا اب غالباً آپ بھی میرے ساتھ اس بات پر  
اتفاق کریں گے۔ کہ ان حضرات کو "مولوی ازم" سے غنا نہیں  
ہے۔ صرف رشک کی وجہ سے ان پر بیچ و تاب کھاتے ہیں۔  
لیکن اس نظریہ کو زیادہ واضح کرنے کے لئے میں آپ کی توجہ  
اس امر کی طرف بھی منطقت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ لوگ گو  
اپنی تقریروں اور تحریروں میں مولوی صاحبان کو ہمیشہ  
کوستے رہتے ہیں۔ لیکن اس جماعت کے خلاف ان کے  
پاس کوئی معقول دلیل موجود نہیں ہے۔ جلی کٹی باتوں سے  
قطع نظر کہ آپ ان کی تحریروں کا تجزیہ کر لیجئے۔ تو آپ کو  
صرف دو باتیں ایسی ملیں گی جنہیں یہ لوگ معقول سمجھ کر مختلف  
پیرایوں میں لکھتے رہتے ہیں۔

مثلاً۔ (۱) کہتے ہیں کہ آج کل کے علماء دین کی  
حقیقت سے ناواقف ہیں۔ اور فقہ کے چند مسائل کے سوا  
کچھ نہیں جانتے اس لئے ان کا منصب ہم ..... کو ملنا چاہئے  
عرض یہ ہے کہ اگر ان کا یہ ارشاد چوٹی کے علماء یا

کے لئے ظاہر کیلکرتے ہیں۔

کیا علماء کرام کی جماعت کے علاوہ کوئی دوسری جماعت  
یہ کر سکتی ہے کہ ہم نے؟

کیا یہ لوگ سید احمد بریلوی، مولانا شاہ اسماعیل دہلوی، مولانا  
فضل حق خیر آبادی اور ان کے رفقاء کی قرآنوں کو مجبول مینے؟  
کیا سید احمد کی جب آزادی کی تصویر ان کے ذہن سے اتر گئی؟  
کیا اب ملک کے گوشے گوشے میں انہی حضرات کے  
سکھانے پڑھانے علماء سیاسیات میں ان بزرگ غلط دلوں  
سے آگے نہیں ہیں؟ اگر آگے ہیں اور یقیناً آگے ہیں تو آپ  
ہی کہیے کہ ان کا یہ اعراض بھی کتنا بڑا بلکہ بھل ہے

(۳) کبھی کہتے ہیں کہ ہمارے علماء کا کردار اچھا نہیں ہے  
اور ہم ان کی بد اعمالیوں اور سیہ کاریوں کی وجہ سے ان کے  
مخالف ہو گئے ہیں۔

ان کا یہ اعراض دراصل اپنے بنائے ہوئے مولویوں پر ہوتا  
ہے۔ یعنی پہلے تو ایک جاہل شخص کو یا ایک جبروت کو عالم  
فرض کر لیتے ہیں۔ پھر اس کے کردار پر نکتہ چینی کرتے ہیں اور  
اس طرح علماء کرام کو بدنام کرتے ہیں۔ اگر اس اعراض کو  
دست بھی دیدی جائے اور مان لیا جائے کہ ہاں۔ علماء میں  
بھی اخلاقی کمزوریاں موجود ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ  
علماء ہوئے ہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ علم دین اتنا اچھا  
ہے کہ نئے لوگ بھی باوجود غبرے ہونے کے اسے حاصل کرنے  
سے ترک نہیں سکتے۔ تو کیا چند ایک خود غرض یا غلط کار افراد  
کی وجہ سے ہم تمام علماء کو چھوڑ دیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟  
اور سچ پوچھو۔ تو علماء میں سے کمزور کیر کٹر کھنے والے افراد  
بھی دو تین لکے دوڑنے چالباؤں سے بدرجہا اچھے ہیں!

(۴) علماء کی داڑھی اور لباس پر بھی ان کا بڑا بھاری اعراض

ہوتا ہے۔

اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم  
اور آپ کے صحابہ رضہ داڑھی رکھتے تھے۔ بالکل بے سود ہے۔  
کیونکہ یہ لوگ اپنے فرنگی آقاؤں کی نقل اتارنے میں ایسے سرست  
ہو گئے ہیں کہ آقائے مدینہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کبھی نہیں  
سنیں گے۔ ہاں اگر سرسید نے تعریف جس کی یہ کھلی ہوتی  
اور دوسرے نظر آنے والی شے کی قدرتی نشانی باقی رکھی ہو۔  
اور آپ اس کی تصویر ان کو دکھا دیں۔ تو کم از کم خاموش ضرور  
ہو جائیں گے۔

لیکن مولانا! ان باتوں کو جانے دیجئے۔ اگر ہمارے یہ دوست  
کبھی کبھار آپ کے دشمن بن کر سامنے آئیں۔ تو آپ اس کا  
اتنا زیادہ نوش نہ لیا کریں۔ کیونکہ رواداری کے یہ مجتہد  
مذہبی چھڑ چھاڑ سے نفرت کرتے ہیں اور یہ جو آپ کے ساتھ  
پھیرے خانی قائم رہتی ہے تو اس کا نام ان کی زبان میں "سرگ  
فار اگوشنس" (تنازع للبقا) ہے۔

ہاں اگر آپ ان کی باتوں سے تنگ آگئے ہیں اور نہیں چاہتے  
کہ یہ لوگ آپ کی مزید مخالفت کریں۔ تو اپنے "کمپینیز" کی ایک  
"میننگ کال" کیجئے۔ اور اس میں یہ رپورٹیشن "باس  
کرایے کہ ان میں سے ہر خواہشمند کو گھر بیٹھے "علامہ" کا  
"ٹائٹل" مل جایا کرے۔ اور جس محلے میں یہ "حضرت" موجود  
ہوں۔ وہاں کے "ماسق" میں جمعہ کے دن ان کو ایک  
"لیکچر ڈیلیو" کرنے کا "سپانس" دیا جایا کرے۔ پھر آپ بھیج گئے  
کہ کس طرح "إِذَا الَّذِينَ يَبْتَئُونَكَ وَبَيْتَكَ عَدَاؤًا  
كَأَنَّهُ وَبَيْنَ حَتِمْ" کی عملی تصدیق ہوتی ہے؟

خریداران "شمس الاسلام" بوقت خط و کتابت اپنے نمبر خریداری کا  
حوالہ ضرور دیا کریں تاکہ تعمیل میں آسانی ہو۔ (منیجر)



## ردِ چکر الویت

قربانی شعائرِ اسلام سے ہے!

منکرینِ حدیث کے ٹلچہ پریکٹس کا جواب

میں نے آج سے چند سال قبل حسبِ ذیل مضمون لکھا تھا جسٹھ لکھنؤ کو قربانی سے روکنے کے لئے لکھی ہوئی ہر سال پریکٹس کیا کرتے ہیں۔ اس لئے اس مضمون کو ناظرین "شمس الاسلام" کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے تاکہ اگر کسی مقام پر سطحیین کے پریکٹس کا اثر موجود ہو، تو یہ مضمون اس زہر کے مقابلہ میں تریاق کا کام دے سکے (وبیغہ التوفیق) (مترتب)

اہمیت سرکارِ ائمہ کبریٰ فرقہ جو "امت مسلمہ" کا نقاب اڑھ کر مسلمانوں کے مشاعرِ ایمان پر ڈالنے میں کچھ عرصہ سے مصروف ہے۔ اگرچہ اپنے آپ کو دینِ اسلام سے وابستہ ظاہر کرتا ہے، لیکن میں اس فرقہ کی کتابوں کے مطالعہ سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں اور بغیر کسی تعصب و عناد کے ملکی وجہ البصیرت عرض کرتا ہوں کہ اس فرقہ کو قرآن و اسلام کے ساتھ ادلتے ساتھ تعلق بھی نہیں ہے۔ وحی و نبوت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ

عہ یہ جماعت بظاہر فرقہ بندی کی مخالفت کرتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ خود ایک مستقل اور بدترین فرقہ ہے۔ اگر ہماری رائے کسی وجہ سے قابلِ قبول نہ ہو، تو تعالیت اللہ صاحبِ مشرقی کی حسبِ ذیل رائے ملاحظہ فرمائیے جو ہمارے دوست ہیں نہ کہ برتری فرقہ کے دشمنِ مشرقی صاحب لکھتے ہیں:

"اے کونو، اے مشرق کی ایک جماعت کا حال معلوم نہیں، جس نے اپنا نام "امت مسلمہ" رکھا تھا۔ یہ لقب خاص قرآنی تھا۔ لیکن یہ چند آدمیوں کا گروہ چند سالوں کے اندر اندر ایک فرقہ اس لئے بن گیا کہ اس کا لقب خاص

نہیں تھا" (الاصلاح، سہری سہری سہ، ص ۲۳۰ و ۲۳۱) (تاکسی)

غرض اسلام کے بنیادی عقائد و احکام اور ارکان کے متعلق اس قدر تحریفات اور لایعنی تاویلات کی گئی ہیں کہ جن کے لئے قرآن و اسلام میں ایک سیکنڈ کے لئے بھی گنجائش نہیں مل سکتی۔ اسلام کے بنیادی عقائد و مسائل کے ساتھ جب ان لوگوں کا یہ سلوک ہے تو دوسرے مسائل کی نسبت جس قدر بھی بیہودہ ہوئی کریں، کم ہے۔

چنانچہ کل ایک صاحب نے ان لوگوں کا ایک جدید اشتہار مجھ کو دکھایا جس کا عنوان ہے "بے موقع خرچ مت کرو" اس کے نیچے قربانی پر روپیہ صرف کرنے کو "الہی نعمتوں کی بے قدری، ناشکری اور اضاعتِ مال اور فضول خرچی اور تباہی، خرابی وغیرہ قرار دیا گیا ہے" اور مسلمانوں سے نہایت ہی "ہمدردانہ لہجہ" میں یہ اپیل کی گئی ہے کہ یہ کروڑوں روپے جو ہر سال "ضائع" کرتے ہو۔ ان سے درگاہیں اور کارخانے کھول دے

خدا بچائے ہمیں ان کی چکنی چٹری بانوں سے رکھے ہمیشہ حفاظت میں ان کی ہتھکڑیوں سے

آیاتِ قرآنیہ کا بے موقع استعمال | اس دعا کا اصل اس بات کے

لئے قرآن مجید کی تین آیات کو پوری بیہودہ یا نہ شان کے ساتھ بالکل بے محل اور بے موقع استعمال کیا گیا ہے۔ آیت کا تذبذب تذبذب کو پیش کر کے قربانی کو فضول خرچی قرار دینا اسی شخص کا کام ہو سکتا ہے جس کے دماغ میں اتنے اندھے بچے دے رکھے ہوں۔ اور جو ایثار و اسراف میں امتیاز کرنے کی صلاحیت کھو چکا ہو۔ مجرر اشتہار کو معلوم ہونا چاہیے کہ تذبذب و فضول خرچی اس کام میں مال صرف کرنے سے ہوتی ہے جس سے نہ دنیا کا جائز فایز ہوا نہ آخرت و عقبی کا کوئی فائدہ۔ اور قربانی کا کرنا چونکہ خدا اور اس کے رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل ہے۔ اس لئے اس کو فضول خرچی وہی کہ سکتا ہے۔



جس کے دل میں احکام خداوندی کی کوئی قدر و قیمت نہ ہو۔  
ہاں صاحب! یہ تو فرمائیے کہ قربانی کو آپ نے فضول خرچی  
کہ دیا۔ حالانکہ ایک شخص ایک جانور پر عموماً پانچ دس روپے  
صرف کرتا ہے۔ لیکن حج کی نسبت کیا ارشاد ہے جس کے  
سفر پر ایک ایک حاجی سات سات سو اور ہزار ہزار روپے  
صرف کر دیتا ہے۔ کیا یہ فضول خرچی نہیں؟ اگر جواب اثبات  
میں ہو تو ذرا جرات کر کے اس کا بھی تو صاف لفظوں میں  
اعلان کیجئے۔

**دوسری تحریف کا جواب** | پھر آیہ کریمہ لَنْ يَنَالَ  
اللَّهُ لُحُومَهَا وَكَانَ مَائِهَا

وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے :-

”اللہ تعالیٰ کو تمہاری قربانیوں کے گوشت

اور خون سے کوئی واسطہ نہیں“ (لاحول ولا قوہ)

پہلے مانسو! اگر اس ترجمہ کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تب  
بھی تمہارا مقصد اس سے ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ اس  
آیت کریمہ میں زمانہ اہلیت کی ایک رسم کی تردید فرمائی گئی  
ہے۔ اس زمانہ میں عرب قربانی کر کے اس کا گوشت اور خون  
بھوتوں کے آگے رکھتے اور خون اُن سے تل دیتے تھے۔ وہ اسی  
طرح کعبہ کی دیواروں کو بھی خون لگا دیتے تھے۔ اس کے رد میں  
یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ قربانیوں کا گوشت اور خون اللہ کو  
مطلوب نہیں۔ یہ اس کے پاس نہیں جاتا۔ ہاں قربانی سے تمہارا  
تقویٰ مطلوب ہے اور وہی اس کے پاس جاتا ہے۔

**قربانی تقویٰ کی نشانی ہے** | اے مسکینو! تمہیں یہ  
کس بے وقوف نے

کہ دیا کہ قربانی تقویٰ کے خلاف ہے۔ حق تعالیٰ نے قرآن مجید  
(سورہ حج رکوع ۵) میں قربانی کے جانوروں کو شعا ثلثہ  
(اللہ کے دین کی یادگاریں) قرار دیا ہے۔ اور اسی آیت  
سے ذرا پہلے ارشاد ہوتا ہے کہ :-

ذُھَن يُعْظَمُ شَعَارًا | (ترجمہ) ”اور جو شخص دین خداوندی کی

اللَّهُ فَإِنَّهَا مِنْ | ان یادگاروں کا پورا لحاظ رکھے گا تو ان کا  
تَقْوَىٰ الْقُلُوبِ۔ یہ لحاظ رکھنا دل کے تقویٰ سے ہوتا ہے۔  
اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ قربانی کا دینا تقویٰ و پیمبر گرامی  
ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ یہ نیک عمل اخلاص اور قلبیت  
کے ساتھ کیا جائے۔ ریاکاری نہ ہو۔ قربانی کے آداب کو ملحوظ  
رکھا جائے اور زمانہ جاہلیت کی طرح غیر اللہ سے نامزد نہ کیا  
جائے اور گوشت اور خون کو ہی مقصود بالذات نہ سمجھا جائے۔

**تیسری تحریف کا جواب** | قربانی کے خلاف اشتہار  
مذکور میں تیسری آیت ہے :-

وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے :-

”اللہ تعالیٰ کو تمہاری قربانیوں کے گوشت  
اور خون سے کوئی واسطہ نہیں“ (لاحول ولا قوہ)  
پہلے مانسو! اگر اس ترجمہ کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تب  
بھی تمہارا مقصد اس سے ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ اس  
آیت کریمہ میں زمانہ اہلیت کی ایک رسم کی تردید فرمائی گئی  
ہے۔ اس زمانہ میں عرب قربانی کر کے اس کا گوشت اور خون  
بھوتوں کے آگے رکھتے اور خون اُن سے تل دیتے تھے۔ وہ اسی  
طرح کعبہ کی دیواروں کو بھی خون لگا دیتے تھے۔ اس کے رد میں  
یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ قربانیوں کا گوشت اور خون اللہ کو  
مطلوب نہیں۔ یہ اس کے پاس نہیں جاتا۔ ہاں قربانی سے تمہارا  
تقویٰ مطلوب ہے اور وہی اس کے پاس جاتا ہے۔

**بددیانتی کی انتہا** | اس آیت کو قربانی کے مسئلہ سے  
دور کا واسطہ بھی نہیں جیسا کہ

ظاہر ہے۔ لیکن اس کے باوجود اسے پوری دھنائی کی گئی  
پیش کر دیا گیا۔ اور ان آیات کریمہ کو نہایت بددیانتی سے  
چھوڑ دیا گیا جو اس آیت مذکورہ سے کچھ پہلے مندرج ہیں  
اور جن میں حق تعالیٰ نے حج کے مختلف مواقع پر جانوروں  
کو ذبح کرنے کا حکم دیا ہے۔

بظہر اختصار ان آیات کا صرف ترجمہ ذیل میں لیا جاتا ہے :-

”اور حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ کے لئے پورا پورا ادا کرو

پھر اگر مرض یا دشمن وغیرہ کے سبب (روک

دیئے جاؤ تو قربانی کا جانور جو کچھ بھی میسر ہو (ذبح

کرو) اور اپنے سروں کو اس وقت تک نہ منڈاؤ،

جب تک کہ قربانی اپنے موقع پر نہ پہنچ جائے۔

البتہ اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر

میں کچھ تکلیف ہو تو فدیہ دیدے روزہ سے یا غیرت

دے دینے سے یا ذبح کر دینے سے۔ پھر جب تم

امن کی حالت میں ہو، تو جو شخص عمرہ سے اس

کو حج کے ساتھ ملا کر منتفع ہوا ہو تو جو کچھ قربانی

میسر ہو (ذبح کرے) پھر جس شخص کو قربانی کا

جانور میسر نہ ہو تو تین دن کے روزے ہیں حج یا

اور سات ہیں جبکہ حج سے تمہارے کٹنے کا

وقت آجائے۔ یہ پورے دس ہونے۔ یہ اس

شخص کے لیے ہے جس کے اہل مسجد حرام کے

قرب میں نہ رہتے ہوں“ (سورہ بقرہ رکوع ۲۳)

حضرات ناظرین! دیکھیے ان آیات مقدسہ سے منکرین کی بددیانتی کس طرح آشکار ہو رہی ہے۔

**قرآن کریم سے**  
**قربانی کا مزید ثبوت**

قربانی کے ثبوت کے لئے قرآن

مجید کی مزید آیات ملاحظہ

فرمائیے :-

(ترجمہ) اور لوگوں میں حج کا اعلان

کردو۔ لوگ تمہارے پاس چلے

آئیں گے پیادہ بھی اور دہلی

اونٹنیوں پر بھی جو کہ دُور دراز

راستوں سے پہنچی ہوں گی۔

ناکہ اپنے خاندان کے لئے آلود

وَآذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ

يَأْتُونَكَ رِجَالًا وَعَلَى

كُلِّ مَنَاقِبٍ يَأْتِينَ

مِنْ كُلِّ مَنَاقِبٍ

لِيَشْهَدُوا مَنَاقِبًا

لَهُمْ وَيَذْكُرُوا أَنَّمَا

أَنَّمَا

أَنَّمَا

اللَّهُ فِي آيَاتِهِ يَعْلَمُونَ

عَلَى كَأَن تَرَوْهُمْ قُرْبَىٰ

يَجْمَعُونَ إِلَيْنَا إِنَّمَا

نُفَصِّلُ الْفُرْقَانَا

وَأَطِيعُوا

الْبَاطِلَ الْفَقِيرَ

(سورہ حج رکوع ۵)

(۱۶) وَيَكُلُّ أُمَّتٌ

مِنْ أُمَّتٍ مِّنْكُمْ لَا يُدْرِي

أَنَّمَا يُفْعَلُ بِهِ إِلَّا

أَنَّهُمْ يَفْعَلُونَ

بِأَنفُسِهِمْ مَا لَا يَفْعَلُونَ

بِأَنفُسِهِمْ مَا لَا يَفْعَلُونَ

بِأَنفُسِهِمْ مَا لَا يَفْعَلُونَ

بِأَنفُسِهِمْ مَا لَا يَفْعَلُونَ

بِأَنفُسِهِمْ مَا لَا يَفْعَلُونَ

بِأَنفُسِهِمْ مَا لَا يَفْعَلُونَ

بِأَنفُسِهِمْ مَا لَا يَفْعَلُونَ

بِأَنفُسِهِمْ مَا لَا يَفْعَلُونَ

بِأَنفُسِهِمْ مَا لَا يَفْعَلُونَ

بِأَنفُسِهِمْ مَا لَا يَفْعَلُونَ

بِأَنفُسِهِمْ مَا لَا يَفْعَلُونَ

بِأَنفُسِهِمْ مَا لَا يَفْعَلُونَ

بِأَنفُسِهِمْ مَا لَا يَفْعَلُونَ

بِأَنفُسِهِمْ مَا لَا يَفْعَلُونَ

بِأَنفُسِهِمْ مَا لَا يَفْعَلُونَ

بِأَنفُسِهِمْ مَا لَا يَفْعَلُونَ

بِأَنفُسِهِمْ مَا لَا يَفْعَلُونَ

بِأَنفُسِهِمْ مَا لَا يَفْعَلُونَ

بِأَنفُسِهِمْ مَا لَا يَفْعَلُونَ

بِأَنفُسِهِمْ مَا لَا يَفْعَلُونَ

ہوں اور تاکہ ایام مقررہ میں

ان مخصوص چوپایوں پر اللہ کا

نام لیں، جو خدا تعالیٰ نے ان

کو عطا کئے ہیں۔ سو ان جانوروں

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

میں سے تم بھی کھایا کرو اور

والآخرین شفیع المذنبین رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مسلمان بھائیوں کے ایمان کی تقویت کے لئے پیش کرتا ہوں :-

(۱) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) قربانی کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ ہمارے لئے قربانی کا کیا ثواب ہے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ قربانی کے جانور کے ہر بال کے عوض ایک مکی کا ثواب ملے گا (مشکوٰۃ) (۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ شخص استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی نہیں کرتا وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ (ابن ماجہ) اس حدیث میں حضور علیہ السلام نے قربانی نہ دینے والے پر ناراضی کا اظہار فرمایا ہے۔

**پہلی آیتوں میں قربانی** | حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور آیت قرآنیہ نمبر (منقولہ بالا) سے معلوم ہوا کہ قربانی کا حکم پہلی آیتوں کے لئے بھی تھا۔ اس کی تصدیق موجودہ بائبل سے بھی ہوتی ہے قبل اس کے کہ میں بائبل کی آیات نقل کروں، مناسب سمجھتا ہوں کہ بائبل کی نسبت امر قرآن کے منکرین حدیث (کثر بینی فرقہ) کا عقیدہ ناظرین کرام کو بتاؤں۔

**موجودہ بائبل اور کتر بینی فرقہ** | ”قرآن شریف نے تورات و

انجیل کو محرف نہیں کہا“ (بلاغ) بابت ماہ اپریل ۱۳۳۵ھ ص ۱۱

کتر بینی فرقہ کے موجودہ امام محمد حسین صاحب عرشی لکھتے ہیں :-  
”اگر کوئی شخص تورات و انجیل کو قرآن کا مثیل و نظیر

یاس سے بڑھ کر بھی کہے تو وہ عند اللہ کسی مومنہ کا مستوجب نہیں“ (بلاغ) بابت ماہ اپریل ۱۳۳۵ھ ص ۱۱

اگر کتر بینی فرقہ کو قرآن و حدیث کا فیصلہ منظور نہ ہو تو اسے کم از کم بائبل کی حسب ذیل آیات پر ہی ایمان لے آنا چاہئے جو اس کے نزدیک قرآن کریم سے بھی بڑھ کر ہو سکتی ہے۔

**بائبل کی آیات** | (۱) ”امرا نیلیوں کے سارے گروہ سے یہ بات کہو کہ اس جہنم کے دیوں

دن ہر ایک مرد عورت اپنے اپنے باپ دادوں کے گھرانوں کے مطابق ایک برہ گھر پیچھے ایک برہ اپنے لئے لیوے اور اگر وہ گھرانہ ترے کا مقدور نہ رکھتا ہو تو وہ اداس کا ہسیا جو اس کے گھر سے لگا ہوا ہو۔ نفی کے شمار کے موافق یوسے اور تم ہر ایک آدمی پر اس کے کھانے کے موافق حساب میں برے کو معین کرو۔ تمہارا برہ بے عیب چاہئے۔ نہ ایک سالہ ہو۔ تم بھڑوں سے یا بکریوں سے لیجو اور تم اس کو اس مہینہ کی چودھویں تک رکھ چھوڑ دو اور امرا نیلیوں کے فرقہ کی ساری جماعت شام کو ذبح کرے“ (خروج باب ۱۲ آیت ۳ تا ۷)

(۲) ”اور خداوند نے موسے سے کہا کہ تو اپنی امرا نیلیوں کے کہ تم نے دیکھا کہ میں نے آسمان پر سے تمہارے ساتھ آیا کیں۔ تم میرے مقابل روپے کو عبودت بناؤ اور نہ اپنے لئے سونے کے معبود۔ تو میرے لئے گلی قربانگاہ بناؤ اور تو اپنی سوختنی قربانیاں اور اپنی سلامیاں اپنی بھڑوں اور اپنے نیلیوں سے وہاں ذبح کیجو“ (خروج باب ۲۲ آیت ۲۳ تا ۲۴)

**خاتمہ سخن** | ”کتر بینی فرقہ کا ایک چوٹی کا ممبر لکھتا ہے :-  
”غیر معمولی واقعات کو شہادت پر چھوڑ

دینا چاہئے۔ اگر شہادت کافی ہے تو بیشک وہ صحیح ہیں ورنہ غلط ہونگے“ (بلاغ) ماہ اگست ۱۳۳۵ھ ص ۱۱

(باقی ص ۱۱ پر ملاحظہ ہو)

# ارتداد کی تعریف اور اس کی سزا

## مولوی غلام مرشد ضا کے اعتقادی نقطہ کا منظر

(۱)

عیسائیوں اور ہندوؤں کی دیکھا دیکھی جدید فیشن کے مسلمانوں نے "اسلام" اور "مسلمان" کی تعریف ایسی گھڑی ہے کہ جس کو صحیح تسلیم کرنے کے بعد کفر و اسلام کے مابین کوئی حد فاصل قائم نہیں رہ سکتی جس طرح آج ہندوؤں کے نزدیک ہر وہ شخص ہندو ہے اور عیسائیوں کے نزدیک ہر وہ انسان عیسائی ہے جو اپنے آپکو ہندو یا عیسائی کہے۔ خواہ وہ عقیدہ دہریہ اور ناستک ہو اور خواہ وہ ہندو یا عیسائی مذہب کے بنیادی اصولوں کا انکار کرے۔ اسی طرح تمام نہاد مسلمانوں نے ہر اس شخص کو مسلمان کہنا شروع کر دیا جو ایک ہی سانس میں اپنے آپکو "مسلمان" بھی کہتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ اسلام کے بنیادی اصولوں اور دین کی قطعیات اور ضروریات کا صریح انکار بھی کرتا ہے۔ "اسلام" اور "مسلمان" کی اس جدید اور

(بقیہ از صلا)

پس چونکہ قربانی کا پہلی اُمّتوں اور تیرہ سو سال سے اُمّت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) میں متواتر اور مشروع ہونا قرآن مجید و حدیث شریف اور بائبل کی کافی شہادتوں سے ثابت ہے (سے کمتر بنی فرقہ کا فرض ہے کہ وہ ان شہادتوں کے پیش نظر قربانی کو صحیح حکم خداوندی تصور کرے اور ہٹ دہری کو چھوڑ کر یا وہ گوی سے باز رہے)۔

ہندو وادع عیسائی نہ تعریف کا دین سے بے خبر لوگوں کے سوا آج تک کوئی اہل علم شخص قائل نہ ہوا تھا لیکن موجودہ دور پُرفتن میں چند ایسے "مولوی" بھی پیدا ہو گئے جنہوں نے علماء سلف و حلف اور اولین و آخرین کے اجماع کے خلاف محض جاہ پسندی اور دنیا پرستی کے مرض کا شکار ہو کر "فیشن اہل مسلمانوں" کی ہاں میں ہاں ملائی شروع کر دی اور یوں کفر و اسلام کے مسئلہ کو ہستیاں اور گور کھ دھندا بنا کر رکھ دیا۔

لاہور کے مشہور مولوی غلام مرشد صاحب کا شمار اُن چند روشن خیال مولویوں میں ہوتا ہے جنہوں نے "قداست پرستی" اور "دقیانوسیت" کو قریباً کہہ کر "دین جدید" کی تاسیس میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ مرزا کی اور چکرالوی فرقتے اور عنایت اللہ مشرقی اور اس کے چیلے چائٹے آپ کے ملفوظات "کو تنگ خیالی" مولویوں کے مقابلہ میں بطور سند کے پیش کرتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ اس لئے ہم ذیل میں مولوی صاحب موصوف کا ایک نمونہ مضمون ذیل میں نقل کرتے ہیں جس میں آپ نے کفر و ارتداد اور اسلام کی وہی تعریف کی تھی۔ جو صدیوں سے علماء دین کرتے چلے آئے ہیں مولوی صاحب کے ان خیالات کا (جو اس مضمون میں ظاہر کرتے گئے ہیں) ان کے موجودہ خیالات سے موازنہ کر کے بتائیے کہ مولوی صاحب کو کیا سمجھا جائے؟

مولوی صاحب نے یہ مضمون روزنامہ زمیندار لاہور کی دو اشاعتوں یعنی ۸ نومبر و ۱۲ نومبر ۱۳۳۷ھ میں اُس وقت شائع کرایا تھا۔ جبکہ کابل میں نعمت اللہ مرزا کی تحریم امتداد (مذاہمت) کی پاداش میں سنگسار کیا جا چکا تھا اور فیشن

(برآة رکوع ۱۰)

دکفر و بعد ایما تھم (بخاری ص ۵۰۰-۵۰۱)  
 الردۃ الکفر بعد تقریر اسلام (شرح صحیح مسلم  
 لابی المالکی جلد ۱ ص ۱۲)

رجل کفر بعد اسلام (موطائے مالک جلد ۱ ص ۱۲)  
 مراکن الردۃ اجراء کلمۃ الکفر علی اللسان بعد  
 وجود الایمان فالفاظ الکفریۃ موجبة للردة اذا  
 صحت عن المجتهد (بحر بالفقار جلد ۱ ص ۱۲)

ان آیات اور احادیث کے عموم اور فقہی عبارات سے  
 صاف ظاہر ہے کہ ردۃ کا حصول جس طرح تبرئ عن الاسلام  
 سے ہوتا ہے۔ اسی طرح کلمات کفریہ کے اختیاری حدود سے  
 بھی وابستہ ہے اور ایسا شخص مرتد اور راجع عن الاسلام  
 کہلاتا ہے۔

**کفر و اسلام کی حدود** | نیز اہل علم سے مخفی نہیں کہ  
 کفر اور ایمان میں اس قسم  
 کا تقابل ہے جس سے خصوصیت موضوع کے اعتبار سے  
 متقابلین میں کوئی واسطہ نہیں ہوتا جیسے پس جب جمیع  
 ضروریات دینیہ اجمالیہ یا تفصیلیہ کی تصدیق کرنے کا نام ایمان  
 ہے۔ الا یؤمن تصدیق الرسول فیما علمہ مجتہد بہ ضروریۃ  
 فتفصیلا فیما علمہ تفصیلا واجمالا فیما علما جمالا  
 (شرح مواقف ص ۱۲) تو بالبداهت کسی ایک امر ضروری  
 دینی کی تکذیب اور انکار سے کافر کہلائے گا۔ یہ کوئی ضروری  
 نہیں کہ جب تک جمیع ضروریات دینیہ کا انکار نہ کرے اس  
 وقت تک وہ کافر نہ ہو۔ کیونکہ ایجاب کلی کی نقیض سلب  
 جزئی ہوتی ہے۔

**کیا جزو اسلام پر ایمان کافی ہے؟** | یہی وجہ

کلام اور حدیث اور فقہ نے اپنی اپنی کتب میں بھی فیصلہ  
 فرمایا: الاسلام تصدیق الرسول فی بعضہا علیہ

اہل مسلمانوں کے علاوہ ایک غیر مقلد مولوی  
 صاحب نے بھی حکومت عالیہ افغانستان کو  
 اس فعل (سنگاری) کی بنا پر مٹھوں کیا  
 اور کہا تھا کہ مرزائی مرتد نہیں بلکہ کلہ گو ہونے  
 کی وجہ سے مسلمان ہیں اور ارتداد کی شرعاً  
 کوئی سزا نہیں۔ غیر مقلد مولوی صاحب کی  
 تردید میں مولوی غلام مرشد صاحب نے وہ  
 مضمون لکھا تھا جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے  
 اور جس کی قسط اول فقط فقط درج ذیل ہے:

(مصدقہ)

مولوی..... صاحب نے اپنے اخبار مؤرخہ ۳۰ ربیع  
 الاول میں ایک فتوے قادیانی کی سنگاری کے متعلق شائع  
 کیا ہے۔ چونکہ ان کے زعم میں یہ سنگاری خلاف اسلام  
 ہے۔ لہذا اظہار حق کے لئے اس پر تنقید ضروری ہے۔  
 مولوی صاحب تسلیم کرتے ہیں کہ "مرزائی تصدیق  
 گو یا اللہ تعالیٰ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب  
 ہے" مگر قادیانیوں کو باطل و ضلال شرع مرتد اس لئے  
 نہیں مانتے کہ وہ باعتراف خود مصدق اسلام ہیں۔

**کیا کلمات کفر موجب ارتداد نہیں؟** | کچھ شک نہیں

شرعیہ میں مرتد من الاسلام ہونے سے یہ مراد ہے کہ مائل  
 و بالغ بعد از حصول ایمان بلا اکرہ غیر کلمات کفریہ یا ارتداد  
 کفریہ یا تبرئ عن الاسلام سے کافر ہو جائے۔ لویروڈونکھ  
 من بعد ایما نکمہ کفار (بقرہ رکوع ۱۳)

کیف یمیدی اللہ قومًا کفرًا بعد ایما تھم

(آل عمران رکوع ۹)

ان الذین کفروا بعد ایما تھم (آل عمران رکوع ۹)

یرقدو کم بعد ایما نکمہ کافرین (آل عمران رکوع ۱۰)

ولقد قالوا کلمۃ الکفر و کفروا بعد ایما تھم



ہمیشہ ضرورتاً (شرح مواقف ص ۳۶)

من محمد الصلوٰۃ فهو من تد كذلك جحوة سائر  
النفر انكف وكذلك الا هامة (عینی شرح بخاری جلد ۱ ص ۳۳)  
من انكف فرضية احد اركان الاسلام تكفر  
بالاجماع (مجمع البحار جلد ۳ ص ۳۳)

والكفر تكذيبه في شئ مما ثبتت عنده ضرورة  
(بحر جلد ۳ ص ۳۳)

ويكفر من كذب بشئ مما صار به لقن من  
حكمه وخبره وانكارية من القنات او سخر ما يله منه  
كفر اعلام قواطع الاسلام (فادى برازى فادى عبد الحى  
جلد ۳ ص ۳۳) ومهما وجد التكذيب وجب التكفير (فادى عربى  
جلد ۳ ص ۳۳) اور اسی فیصلہ کی کتاب الہی سے تصدیق ہوتی ہے۔  
اقول منون ببعض الكتب وكفر من بعض (بقرة ركوع ۱۰)

ان الذين يكفرون بالله ورسوله ويريدون  
ان يضربوا بين الله ورسوله ويقولون نؤمن ببعض  
ونكفر ببعض ويريدون ان يتخذوا بين ذلك  
سبيلا اولئك هم الكافرون حقا سورة النساء ركوع ۱۱

**تو ہیں انبیاء اور ارتداد** چونکہ انبیا اور سب  
آیات الہیہ کی تکذیب ہے اس لئے اسلام نے مہین اور  
ساب کو کافر و مرتد قرار دیا۔

يخلقون بالله ما قالوا ولقد قالوا كلمة الكفر  
وكفروا بعد اسلامهم (بارة ركوع ۱۰)

وللكافرين عذاب اليم بين الذين كفروا  
بالرسول عليه السلام وسبوه (بقرة ركوع ۱۲) بیضی  
جلد ۱ ص ۳۳

وایما رجل سب رسول الله صلى الله عليه وسلم  
او كذب به ادعاه فقد كفر بالله (كتاب الخراج لابن يونس  
جلد ۱ ص ۳۳)

كل من انتقص رسول الله صلى الله عليه وسلم  
بقلمه كان مرتداً قال سب بطريق اولي (فتح القدير جلد ۳  
ص ۳۳)

واما الساب للنبى من الانبياء فهو داخل في قوله  
التارك للاسلام بناءً على انه مرتد وقتله لا ارتداد  
استدعى نسائي جلد ۳ ص ۳۳

**انکار ختم نبوت اور ارتداد** اور چونکہ ختم نبوت بھی  
مزدوریات دین سے

ہے۔ اس لئے دعوی نبوت بعد نبوت حصور علیہ السلام  
کے اور اس مدعی کی اتباع اور تصدیق بلکہ تصدیق حاصل  
کرنے کے لئے معجزہ کارطالیہ کرنا بھی ظلم عظیم اور کفر و ارتداد  
ہے۔ ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا وادعى  
ادعى الى ولد يوح اليه شئ (انعام ركوع ۲۴)

لمسيمة ولا سود الغنى فكانه قيل ومن اظلم  
بمى ليشرك بالله عز وجل ادعى النبوة كاذباً  
او طعن في نبوة النبي عليه الصلوة والسلام (روح المعاني  
جلد ۳ ص ۳۳)

ومن الاقفاة المكفرة قوله انا رسول الله و  
من الافعال طلب المجزة من مدعى الرسالة بعد  
نبينا عليه الصلوة والسلام للتصديق۔ (بحر الاختصار  
جلد ۳ ص ۳۳)

وكذلك متبع مدعى النبوة بعد النبي صلى الله  
عليه وسلم كاهل اليحامة واهل صنعاء مرتد على  
الحقيقة (فتح الباری باختصار جلد ۱ ص ۳۳)

يا ايها الذين امنوا من يوتد منك من دينه  
وهذا من الكائنات التي اخبر الله تعالى عنها قبل  
وقوعها وقد اسر تد من الحرب في (اخر عهد رسول  
الله صلى الله عليه وسلم بنو مد لم متبعوا الا سود  
الغنى الذي تنبأ باليمن وقتله فيرونو وقال في حقه

او یكون مُؤَوَّلًا فی ضریات الدین و علی التقلیدین  
یکفر و التاویل فی ضریات الدین لایدفع الکفر  
(عبدالحکیم خیالی ص ۱۳۸)

والتاویل غیر مسموع فی افعال هذه الامور  
الجبلیة كما لم یسمع تاویل ما فی الزکوة و تاویل  
الحردریة (فتاویٰ عزیزی جلد ۳ ص ۱۳۸)

اور نہ ایسے شخص کا اسلام سے تعلق رکھنا اور طاعت  
دینیہ میں شرکت رکھنا اس کے ارتداد اور رجعت عن الاسلام  
اور ترک دین سے مانع ہو سکتا ہے۔ یحلفون بالذہما  
قالوا الا لایة (برآة رکوع ۱۰)

وماہم بمؤمنین (بقرہ رکوع ۲)

یلا و دن الناس (نساء رکوع ۳۱)

لیس الذین اتوا وجہکم قبل المشرق (بقرہ ۲۳)  
کن کے حق میں فرمایا؟ یقیناً ان ہی کے حق میں فرمایا جنہیں  
تصدیق جمع ضروریات دین الہی کی حامل نہ ہو اور مرتد بھی  
ایسی ہی جماعتوں میں سے ایک گروہ ہے پس یہ آیات ان  
کے حق میں بھی ہیں بلکہ مع شئی نہ ائد۔ ولا تکفر احدًا  
من اهل القبلة الا بما فیہ منی عما نفع العالم  
او شر کہ او انکار للنبوة او انکار ما علیہ حجیۃ علیہ  
الصلوۃ والسلام بہ ضرورت (شرح مواقف ص)  
ولا نزاع فی تکفیر من انکر ضروریات الدین  
(خیالی ص ۱۳۹)

ولا فلا نزاع فی کفر اهل القبلة المواظب  
طول العمر علی الطاعات باعتقاد قدم العالم و  
نفی حشر الاجساد و نفی العلم بالجزئیات و نحو ذلك  
و کذا یصل در شئی من موجبات الکفر عند شرح  
مقاصد ص ۲۶)

بل التحقيق ان المراد باهل القبلة في الصلوة  
فتاویٰ عزیزی جلد ۱ ص ۱۳۹

عليه السلام و فانه فيل و ذر فوا المسلمون و بنو حنیفة  
اصحاب مسیلمة الذی تنبأ و قتله و حشی (بیضادی  
بالاختصار جلد ۳ ص ۱۳۸) خازن جلد ۳ ص ۱۳۸ روح المعانی جلد ۳ ص ۳۲  
فتح البیان جلد ۳ ص ۱۳۸)

ان عبارات شرعیہ  
سے بالکل واضح  
سے کفر لازم نہیں آتا؟

سلب جزئی نقیض ایجاب کلی کی ہے۔ اسی طرح خصوصیت  
موضوع کے اعتبار سے کفر ایمان کی نقیض ہے پس جس طرح  
صدق سلب جزئی کا ایجاب کلی کے صدق سے مانع ہے۔ اسی  
طرح بعض آیات کی تکذیب جیسا دعویٰ نبوت اور امانت  
انبیاء علیہم السلام صدق ایمان سے مانع ہے اور اس شخص  
کے درمیان اور تمام ضروریات دین کے منکر اور تبرؤ عن الاسلام  
کرنے والوں کے درمیان شرعی اصطلاح میں کوئی فرق نہ ہوگا  
و تثبت بصریح الکفر او بلفظ یقبط کا ذکر ضروریات  
الدین او بفعل یقتضه كالقاء المصحف في القاذوران  
عمداً او اكمال اعمال العلم شرح صحیح مسلم جلد ۳ ص ۱۳۸  
و تثبت الردۃ یقول ..... یدل علی نفی الصانع  
او المرسل او تکذیب مرسل او فعل تعبد استحضار  
صریحاً بالذین و کذا انکار ضروریات الدین قال تعالیٰ  
و طعنوا فی دینکم (حجۃ الدر جلد ۳ ص ۱۳۸)

من ما والی عبادۃ الاوقات فهو مرتد علی  
الحقیقۃ و کذا انکار ما نفع الزکوة ان حجداً (فتح الباری  
جلد ۱۲ ص ۱۳۸)

ومن هزل بلفظ کفر مرتد وان لم یعتقدہ  
للاستغفاف فهو الکفر العناد (فتح القدیر جلد ۳ ص ۳۲۲)

افسوس کہ ایسے شخص کی تاویلیں  
بھی قابل اعتبار نہیں۔  
المنکرا ما ان لا یكون مؤوَّلًا

کیا دعویٰ اسلام ہوتا  
مانع ارتداد ہے؟

ہاں ایسے بدبخت انسان کا ایک ہی علاج ہے اور وہ یہ ہے  
ہی آسان ہے۔ کہ ایسے اقوال و افعال سے تو پر کرے۔  
قل لتذین کفرا وان یقتھوا بکفرھما قد سلف  
(انفال رکوع ۵)

ان آیات اور احادیث اور اقوال سلف رحمہ کے  
دیکھنے کے بعد ہر ایک مسلم یہی فیصلہ کرے گا کہ قادیانی مشن  
جس پر ختم نبوت کا انکار ہوا اور وہ مولیٰ نبوت کا اقرار  
اور اتباع دعویٰ نبوت پر ناز ہے۔ "کا اسلامی جماعت کہلانا  
ایسے عقائد فاسدہ کے ہوتے ہوئے مانع از کفر و ارتداد نہیں  
ہو سکتا۔

مولوی .... صاحب اس دعویٰ  
کی  
**قرآن دانی کی حقیقت**  
کے متعلق کہ مرتد کی سزا قتل نہیں  
لکھتے ہیں۔ چونکہ آیہ نسا رکوع ۲۸  
میں قتل کا ذکر منفی ہے لہذا سزا بھی منفی۔ میں یہ ضرور کہہ دوں گا۔  
کہ اول تو یہ اصول ہی غلط ہے کہ اگر ایک شے کا تذکرہ خصوصاً  
کسی خاص موقع پر نہ لیا جائے گا تو وہ دلیل عدم شے کی ہو۔  
دیکھئے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مرض وفات دانی حدیث میں ان  
دواؤں میں سے جن کے کندھے پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
ہو تے مہابک رکھ کر مسجد تشریف لے گئے ایک کا نام تو فرمایا  
اور دوسرے کا ذکر نہیں فرمایا۔ یہاں دوسری جانب کوئی فرد  
مبین یا منتشر موجود نہ تھا؟ امام بخاری رح نے باوجود ایک لاکھ  
صحیح حدیث معلوم ہونے کے تقریباً نوے ہزار حدیث صحیح کا  
جامع میں ذکر نہیں فرمایا۔ بخاری اسرائیل رکوع ۴۴ دوسری  
جگہ صرف سزا اخروی کا ذکر فرمایا (فرقان رکوع ۶) تیسری جگہ سزا  
دنوی ذکر فرماتے ہوئے دوسری کا ذکر نہیں فرمایا (نور رکوع ۱)  
و علیٰ ہذا القیاس۔ کسی انسان خصوصاً مسلم کو ناحق قتل کرنے  
کا ذکر فرماتے ہوئے سزائے اخروی بھی بعض آیات میں ذکر نہ  
فرمائی۔ (مائدہ رکوع ۷) دوسری جگہ بھی صرف سزائے اخروی  
بیان فرمادی۔ (سورہ فرقان رکوع ۶ سورہ نسا رکوع ۱۳)

اسی طرح بعض آیات میں کفار حربی کی سزا اخروی بیان  
فرما کر سکوت فرمایا بلکہ بعض جگہ اپنے خاص حکم اور قوی معاد  
کی خاطر درگزر کرنے کا اعلان فرمایا (بقرہ رکوع ۱۳) چنانچہ آج  
بھی مصالحت حربی کفار اور مرتدین سے مصالح دینیہ کی خاطر  
اور کمزوری کے باعث امام کو جائز ہے۔ وان طلبوا الموائع  
فلا بأس اخلاکان خیر المسلمین ولہ یکن ..... والافلا  
لان القتال فرض منہم تقاتلو متھم وایسلون (سورہ فتح  
رکوع ۲۔ سورہ جلد ۱۰ اصل)

پس کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ قتل اور دنیا کی سزا بعض آیات میں  
درج نہیں۔ لہذا قصاص اور سنگساری شادی شدہ زانی  
کی سزا نہیں، نہیں، سہرگز نہیں۔ کیونکہ دوسرے مواقع میں  
انہیں جرائم کی سزا میں صراحتاً باعتماداً بالفاظ خود یا بالفاظ رسول  
علیہ السلام مذکور ہیں جیسا کہ قاتل کی سزا دنیوی بقرہ رکوع ۱۳  
میں اور شادی شدہ زانی کی سزا صحیح بخاری ص ۱۳۱ جلد ۲  
ص ۵۵ وغیرہ ضمن آیہ و ما آتاکم الرسول فخذوا و ما کفایت  
(سورہ حشر رکوع ۱) یا اذ یحفل اللہ لہن سبیلاً (نسا رکوع ۲۸)  
میں مذکور ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ  
داشتم کی لعنت کا ثبوت کتاب اللہ سے پیش فرمایا بخاری  
ص ۲۵) لعینہ بھی حال مرتد کا ہے۔ بعض آیات میں فرمایا  
کہ جو شخص اپنے ارتداد سے مرتے دم تک باز نہ آوے۔  
اس نے ہمیشہ کے لئے اپنے آپکو اللہ تعالیٰ کی وسیع مغفرت  
اور توبہ سے محروم کر دیا (آل عمران رکوع ۹۔ نسا رکوع ۲)  
بے شک اس آیت میں قتل کا ذکر نہیں اور نہ اس بات کا ذکر  
ہے۔ کہ اس کے سابقہ اعمال بالاخفہ میں بدبخت انسان کے  
حق میں فائدہ مند ہوں گے۔ اور دوسری جگہ اس کا ذکر فرمایا  
کہ اس کے اعمال سابقہ بالاخفہ اس کے حق میں فائدہ بخش  
نہیں (بقرہ رکوع ۲۷ رکوع ۱)

تیسری جگہ بنصوص ائمہ خصوصاً امام بخاری نے ان کے  
قتل و قتالی کا ذکر فرمایا جیکہ اجراء احکام شرعیہ سے مانع ہو

# یا غار

جناب مولوی حبیب اللہ صاحب امرتسری مبلغ "حزب الانصار" بھیرہ کے مضمون کی پہلی قسط شاہن سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زیر عنوان، یکم مکر کے "شمس الاسلام" میں شائع ہو چکی ہے جس کی دوسری قسط درج ذیل ہے۔ اختصار اور زیادہ مناسبت کی وجہ سے اس مضمون کا عنوان "یا غار" سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔ (تبدیل)

تفسیر "وہذا الاعلام من الله اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ هو المتوكل بضر رسول الله على اعداء دينه واظهاره عليهم دونهما عاونه اوله

(بقیہ از صفحہ ۱۶)

اور فساد ظاہری پر کمر بستہ ہو جائیں جیسا کہ قوم بنو حنفیہ اور اہل صنعا دفعہ غصری میں پیدا ہو گئے اور اسی طرح عہد صدیق رضی اللہ عنہ میں مختلف جماعتیں ظاہر ہوئیں مازد رکوع ۶ فتح رکوع ۲ والمراہبا تقوم الذین وعد اللہ سبحانہ بالایمان بھم ہم ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ وجیش من الصحابة والتابعین الذین قاتل بھم اهل الردۃ شمر کل من جاء بعدہم من المقاتلین للمرتدین فی جمیع الزمن فتح البیان جلد ۳ ص ۷۷

سبت عن الی قوم اولی باس شد بد لایہ یعنی بنو حنفیہ قوم میلہ و اہل الذین حار بھم ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ لان مشرکی العرق الموتن ہم الذین لایقتل منهم الا الرامل۹۱ و السیف عند الی حنیفہ رضی اللہ عنہ دکتاف جلد ۳ ص ۱۱۱ بیضاوی جلد ۵ فتح البیان جلد ۵ ص ۷۷ (باقی باقی)

(زینتدار ۸ نومبر ۱۹۳۳ء)

یعینوہ و تذکیر منہ لہم فعل ذلک بہ و هو من العدد فی قلة و العدد فی کثرة فکیف بہ و هو من العدد فی کثرة و العدد فی قلة یقول لہم جل ثناؤہ الا تنفر وایا المؤمنین معہ رسول اذا استنفر کم فتنصرہ فالتہ ناصرہ و معینہ علی عدوہ و معینہ عنکم و عن معونتکم و نصرتکم کما نصرہ اذا اخرجہ الذین کفر و اب اللہ من قریش من وطنہ و دامرہ ثانی اثنتین یقول اخرجہ و هو احد الاثنین ای واحد من الاثنین و کذلک تقول العرب ہو ثانی اثنتین یعنی احد الاثنین و ثالث ثلاثہ و رابع اربعۃ یعنی احد الثلاثہ و احد الامر بربعہ و ذلک خلاف قولہم ہوا خوستہ و غلام سبعة لان الاخ و الغلام غیر الستہ و السبعة و ثالث الثلاثہ احد الثلاثہ و انما عنی جل ثناؤہ یقول ثانی اثنتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابابکر رضی اللہ عنہ لا فہما کانا الذین خرجا ہما بنین من قریش اذ ہما ابقتل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اختفی فی الغار و الغار القب العظیم یکون فی الجبل اذ یقول لصاحبہ یقول اذ یقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لصاحبہ ای بکرۃ تحزن و ذلک انہ خاف من اطلب ان یعلموا بما کما فخرج من ذلک فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحزن لان اللہ معنا و اللہ ناصرنا فلن یعلموا المشرکون بنا ولن یصلوا الینا یقول جل ثناؤہ فقد نصرہ اللہ علی عدوہ و ہو ہذا الحال من الخوف و قلة العدد فکیف یجذله و یججہ المیکم و قد کثر اللہ انصارہ و عدد جنودہ

(تفسیر جامع البیان جلد ۱۰ صفحہ ۹۵ و ۹۶)

تفسیر آیہ و کلمۃ اللہ ہی العلیا (القول فی تاویل قولہ) فانزل اللہ سکینۃ علیہ

و ایدہ جنود لہم تردہا و جعل کلمۃ الذین کفر و السفلی و کلمۃ اللہ ہی العلیا و اللہ عزیز حکیم (یقول تعالیٰ ذکرہ)





## باب الفتاویٰ

**سوال نمبر ۱** کیا فرماتے ہیں علمائے دین صورت ذیل میں  
کرتید اور بکر حقیقی بھائی ہیں جائداد دونوں

کی مشترکہ ہے۔ زید اپنی زوجہ تین لڑکیاں نابالغہ اور دو بہنیں  
چھوڑ کر انتقال کر گیا ہے۔ زید کی منکوحہ اور دو بہنوں نے  
مطابق شریعت کے حصے وصول کر لئے ہیں اور تین لڑکیاں  
نابالغہ کی تربیت کا کفیل بکر ہے۔ باقی ماندہ مال تین لڑکیوں کا  
بکر کے پاس برادری نے امانت رکھا یا ہے۔ بکر نے غلامیہ  
و عہدہ یعنی اور تاجر بھی کر دی ہے۔ کہ تین لڑکیوں کے حصے  
بلوغت کے بعد ادا کرونگا۔ اب علماء سے سوال یہ ہے کہ بکر اپنی  
لڑکیوں سے بلوغت کے بعد امانت سے بخشوانے کا مستحق ہے  
یا کہ نہیں؟

**سوال نمبر ۲** اب بکر تقسیم کردہ مال پر نادم ہے اور کہتا  
ہے کہ میں حصے باقی نہیں دیتا اور شریعت  
محمدی کو نہیں مانتا۔ اب بکر کے ساتھ عند الشریعت کیا برتاؤ  
کرنا چاہیے؟

**سوال نمبر ۳** اب تیسری لڑکی بالغہ ہے شادی شدہ ہے  
کسی ذریعہ سے ثلث جائداد جس کی وہ  
مستحق تھی بغیر مکان کے حصے کے لڑکی کے رشتہ دار کے  
قبضے میں آگیا ہے۔ اگر بکر باقی حصے ادا کرنے سے انکار کرے  
تو مال مقبوضہ بکر کو دینا پڑے گا یا لڑکی بالغہ شادی شدہ  
کو؟ مستفتی:- دین محمد خداداد موقع کرول چک ۱۳۴۷ھ  
ڈاکخانہ منڈی تاندلیاں والہ ضلع لاہل پور

**الجواب** لڑکیاں اپنی مرضی اور خوشی سے بخش دیں  
تو ان کی مرضی اور خوشی سے معاف ہو جائے گا۔ بالغ ہو  
جانے کے بعد۔

(۲) اگر بکر شریع محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

کا منکر یا مشرک ہے اس حکم کا منکر ہے تو بکر کا فرم نہ ہو چکا  
ہے۔ اسکا نکاح اپنی بیوی سے ٹوٹ گیا۔ اس سے سلام دعا  
جائز نہیں ہے۔ اس کے ساتھ میل جول سب ختم۔ غرضیکہ  
وہ اسلامی برادری سے نکل گیا ہے۔

(۳) اگر کسی لڑکی کا کچھ حصہ کسی کے قبضہ میں آگیا ہے  
تو اس صورت میں ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کرنی چاہیے  
ظالم کی اس طرح کہ اس کو نہ دیا جائے تاکہ آفرت کے اس  
حصے کے عذاب سے بچ جائے۔ مظلوم کی اس طرح کہ اسکو  
دیدیا جائے۔ مولانا عبدالرحمن مدرسی مدرسہ نعمانیہ امرتسر  
۱۸ رذی القعدہ ۱۳۵۹ھ

### اشہار

ہندوستان کے مشہور ترین متبر عالم امام احمد  
حکیم الامت حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری کی  
زندہ یادگار جس کے فرائض ادارت نوجوان امت

### انور

سید محمد انور شاہ قیصر سے متعلق ہیں۔ ہندوستان میں دود فدا پابندی  
وقت کے ساتھ ہونے والی قلم کے تازہ اور مفید مذہبی، علمی، ادبی  
مضامین کے ساتھ شائع ہوتا ہے اور ان کے ہر پرچہ میں حضرت  
علامہ کشمیری مرحوم کا کوئی نہ کوئی تبرک اور اسکے سوا بلند پایہ  
و عام فہم مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔ "انور" مہذب و شرقی  
یافتہ صحافت کا معیار ہے۔ حق و صداقت کا ترجمان، انھوں  
مذہبی معلومات کی روشنی میں شگفتہ، قابل قبول اور جدید طرز کے  
حضرات پر اثر ڈالنے والے مقالات شائع کرتا ہے حضرت حرث  
کشمیری کے منشیین کا فرض ہے کہ وہ اس جریدہ کی زیادہ سے  
زیادہ اشاعت کی کوشش فرما کر اپنے فرائض سے عہدہ برآ  
ہوں۔ "انور" صحیح العقیدہ مسلمانوں کی آواز ہے اور مہذب  
ترین علم کا آئین کتابت، طباعت و کاغذ نفیس سالانہ  
چندہ علم (دو روپے آٹھ آنے) خط و کتابت کا پتہ:-

مدیر جریدہ "انور" شاہ منزل۔ دیوبند ضلع سہان پور



## خالص عمدہ گھی

بازار سے رعائتی نرخ پر خالص گھی ملنے کا حسب  
ذیل پتہ یاد رکھیے :- مولوی غلام نبی صاحب  
فضل حسین شاہ گھی والے کوچہ حکیم امین الدین  
متصل ٹویہ موچیاں کٹرہ جیکھاں - اتر

**سُرخ نشان** | ابن حضرت کے چندہ کی بعاذیم دسمبر یا  
۱۴ دسمبر ۱۹۸۷ء یا یکم جنوری ۱۹۸۸ء کو فتح  
ہو چکی ہے۔ آگے پرچہ پر یہاں سُرخ نشان لگا دیا گیا ہے۔ ان  
سے درخواست ہے کہ آئندہ سال کا نو چندہ بذریعہ منی آرڈر  
خود ارسال فرمائیں اور اگر آئندہ خریداری منظور نہ ہو۔ تو  
ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعہ ہمیں جلد مطلع کریں۔ خاموشی اختیار  
نہ فرمائیں کہ اس سے شمس الاسلام کو نقصان پہنچتا ہے  
(مینجر شمس الاسلام "بھیرہ")

## چند نایاب کتب اُن کی قیمتوں میں حیرت انگیز رعایت

**تفسیر القرآن مکمل آٹھ جلدوں میں** | یہ تفسیر قرآن پاک کی مکمل جامع تفسیر ہے۔ آج کل عالم اسلام کے کسی حصہ میں بھی  
ایسی بے نظیر تفسیر شائع نہیں ہوئی۔ اس میں قانون الہی کے مطالب و معانی،  
احکام خداوندی کی مصلحتیں اور انکی باریک حکمتیں نہایت دلچسپ اور سادہ پیرایہ میں بیان کی گئی ہیں اور فرمان انیزدی و صفیہ  
الہی کے جواہر و ابریکات و احکام کو انکی اصلی آب و تاب کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ کلام پاک کی روشنی میں علمی و اخلاقی۔ اقتصادی  
و سیاسی اور معاشرتی و اجتماعی مسائل پر نہایت مدلل اور جامع بحث کی گئی ہے۔ قابل مفسر نے کسی خاص رائے اور عقیدہ کی پیروی سے  
گریز کرتے ہوئے نہایت سادہ اسلامی روش پر یہ تفسیر تحریر کی ہے۔ قیمت اصلی مکمل سٹ اکتیس روپیہ ۱۰/- ۲۱ روپیہ۔  
رعائتی قیمت صرف دس روپیہ۔ کتابت کا غلظہ۔ صرف چند مکمل سٹ باقی موجود ہیں۔

**سیرت الرسول** | یہ نایاب تصنیف مشہور عالم ابو محمد عبد المالك بن ہشام کی مشہور تصنیف سیرۃ النبی معروف بہ سیرۃ  
ابن ہشام کا اردو ترجمہ ہے۔ نہایت مستند جامع اور مکمل سیرت الرسول ہے۔ آج کل میں منوع  
ہے جس قدر کتب بھی شائع ہوئی ہیں۔ ان میں سے بیشتر کا ناخذ بھی نایاب تصنیف ہے۔ دو جلدوں میں قیمت اصلی مکمل سٹ  
دو روپیہ۔ رعائتی صرف ایک روپیہ۔ کتابت کا غلظہ۔

**جوہر قرآنی** | یہ نایاب و نادر و نگر تصنیف مصر کے مشہور عالم علامہ طنطاوی جوہری مصری کی تصنیف کا اردو ترجمہ ہے۔  
اس میں علامہ موصوف نے دنیا کے تمام مذاہب پر نہایت مدلل اور عالمانہ بحث کی ہے۔ اور قرآن پاک کی روشنی میں  
دنیا کی مختلف تحریکوں مثلاً بالٹوئزم، سوشلزم و کمیونزم وغیرہ پر نہایت دلکش اور جامع پیرایہ میں بحث کی ہے۔ آج کل دنیا سے  
اسلام کے کسی حصہ میں بھی اس موضوع پر اس حیثیت کی کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ کتابت کا غذا اعلیٰ رعائتی قیمت صرف ایک روپیہ۔  
اسطی و شرقی عرب یعنی علاقہ نجد و صحارہ کے شام کی مفصل تاریخ۔ اصلی قیمت دو روپیہ آٹھ آنہ۔ رعائتی قیمت  
**حالاً وسط عرب و نجد** | ایک روپیہ (مضروبی نوٹ) (۱۱) محصول اکہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔ (۲۲) تفسیر القرآن چونکہ کافی  
دینی ہے اسلئے صرف بذریعہ ریلوے پوسٹل ارسال ہوگی۔ آرڈر کے ہمراہ دو روپیہ پینگی آنے پر تفسیر القرآن بھی جاگی پتہ مینجر رسالہ لیشیا لاہور